گیا ہے اور اس کی حقیقت خوابِ پریشاں سے زیادہ کچھ نہیں۔ ہم عرض کریں کہ اگر اسلام واقعی دینِ حق ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ ایک جامع نظامِ حیات ہے تو اسلامیانِ پاکستان کو یہ الہامی دستور اپنے ملک میں، بہرحال نافذ کرنا پڑے گا اور اگر اس راہ میں اس قدر مشکلات درپیش ہیں کہ یہ عمل قریب قریب ناممکن بن گیا ہے تو یا وہ مسلمان، مسلمان نہیں یا وہ پاکستان، پاکستان نہیں۔ آخر جو شخص اسلام کو مکمل ضابطۂ حیات تسلیم کرنے سے انکاری ہے وہ اس کا دامن چھوڑ کیوں نہیں دیتا؟ اور جو زمین اسلامی نظام کو قبول کرنے سے اِبا کرتی ہے وہ آخر پاک کہلوانے پر مصر کیوں ہے؟ یہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور قوم سے بدعہدی ہے کہ حکامِ بالا پاکستان سے محبت کا دعویٰ تو کرتے ہیں لیکن اسلام کا نام سن کر چیں بہ چیں ہوجاتے ہیں۔ شاید وہ نہیں جانتے کہ اس ملک کی تقدیر اسلام کے ساتھ معلق ہے اور جب تک اسلام اپنی حقیقی شکل میں نافذ نہیں کردیا جاتا، اس ملک کی ترقی واستحکام کا کوئی خواب شرمندۂ تعبیر نہیں ہوسکتا۔!

(آصف جاوید، متعلّم ثالثۃ کلیۃ القرآن)

☆ …… ☆ …… ☆

وارثانِ نبوت …… أهلًا وَسَهلًا وَمَرحبًا

ہر شخص کی یہ سوچ اور فکر ہوتی ہے کہ وہ اپنی زندگی کو کامیاب کیسے بنا سکتا ہے۔ وہ غور کرتا ہے، منصوبے بناتا ہے کہ کس طرح اپنا وقار بحال کرے؟ اگر اس کی سوچ کا محور ٹھیک ہو تو وہ مرِ وانجم سے بلند ہوجاتا ہے، اور اگر معاملہ برعکس ہو تو راندۂ دَرگاہ ہوجاتا ہے۔ مادیت پرستی کے اس دَور میں صحیح راہ کا تعین کرنا سب سے مشکل کام ہے۔ اگر کوئی یہ گھاٹی سر کر لیتا ہے تو پھر اس پر صبر و دَوام بہت بڑا امتحان ہے۔ جو ان سب طوفانوں کو عبور کر لیتا ہے وہ شمعِ محفل اور خوشبو گلستان بن جاتا ہے۔

وہ مشکل ہدف کیا ہے؟ وہ کامیابی کس چیز کا نام ہے؟ اگر ذرا غور کریں تو دو طرح کی کامیابیاں اور مقاصد ہمارے لئے نظریں فرشِ راہ کئے ہوتے ہیں جن کی ضوفشانیاں ہماری آنکھوں کو خیرہ کردیتی ہیں: ایک ظاہری کامیابی اور دوسری اُخروی کامرانی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے خواہشمند ہیں وہ اپنے قلوب و اَذہان کی تطہیر کیلئے ایسی منزل کا تعین کرتے ہیں جو ان کی حقیقی فوز و فلاح کی ذمہ دار ہو۔ وہ منزل صرف اور صرف یہ درسگاہیں ہیں کہ تشنگانِ علم اپنی علمی پیاس بجھانے کیلئے ان کا رُخ کرتے ہیں اور تعلیم و تربیت کا حظِ وافر حاصل کرنے کے بعد، یہ نوخیز اور نو وارد طالبانِ علم پختہ کار اور زیرک علما بن کر معاشرے کی اصلاح و فلاح کا بیڑا اُٹھا لیتے ہیں۔

جب میں ان ہستیوں کو اپنے تصور میں لاتا ہوں تو عجیب خیالات ذہن میں گردش کرتے ہیں کہ یہ کون لوگ ہیں جنھوں نے اپنے گھروں کو خیرآباد کہا، اَقارب سے دور ہوئے، یارانِ محفل کو داغِ مفارقت دی، حسین منصوبوں اور خوشیوں کو ر[illegible]ڈالا، اپنے ذہن کو باطل تصورات سے پاک کرکے اس پرخار راہ کے راہی بنے۔ آخر کیوں؟ ان کا مقصد کیا ہے؟ جب غور کرتا ہوں، ماضی حال کی کڑیاں ملاتا ہوں تو یہ سمجھ آتا ہے کہ معاشرے کی فریب کاریاں ان کا مطمعِ نظر نہیں، دُنیا کی

جاہ وحشمت ان کا مقصود نہیں، جھوٹی عظمت اور وقتی شہرت ان کے پاؤں کی زنجیر نہیں بلکہ ان کے اہداف بہت اعلیٰ و ارفع ہیں۔ وہ اپنے دلوں میں ایک ہی شوق لیے ہوئے ہیں کہ اپنے آپ کو اس خیر اور بھلائی کا مستحق بنا سکیں جس کا ذکر نبی کرم ﷺ نے درج ذیل حدیث میں فرمایا ہے:

« مَنْ يُرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ » [صحيح البخاري: ٦٩]

''اللہ تعالیٰ جس سے بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں اُس کو دین کی سمجھ بوجھ عطا کر دیتے ہیں۔''

اس حدیثِ مبارکہ کا مصداق صرف اور صرف یہی صاحبِ شعور اور باوقار لوگ ہیں جو حقیقت میں رضائے ربِ جلیل کے مستحق ہیں، یہ فرشتوں کی ہم رکابی کے قابل ہیں، یہی حقیقی کامیابی کے سرخیل ہیں، انہی کیلئے اللہ کی رضا اور تہنیت کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا ہے لیکن ایک بات ضرور ہے کہ جن کے مرتبے بلند ہوں اُن پر آزمائشیں بھی زیادہ ہوتی ہیں، ان کی ذمہ داریاں بھی بڑی ہوا کرتی ہیں۔ یہ کوئی عام ذمہ داری نہیں بلکہ وراثتِ نبوت کا بار ہے جو اُنہوں نے اپنے کندھوں پر اُٹھایا ہے، پیغام ربِ رحمٰن کو سینے سے لگایا ہے جس کیلئے لوگوں کی نفرتیں، عزیزوں کی ناراضگیاں، دوستوں کی بے وفائیاں، معاشرے کی بے اعتنائیاں اور بھی بہت کچھ اپنے ماتھے کا جھومر بنانا پڑتا ہے۔

اگر آپ بھی اس کام کیلئے تیار ہیں اور اپنی زندگی کو کامیاب بنانا چاہتے ہیں تو آیئے ہم آپ کو أهلًا وّسهلًا وَمرحبا کہتے ہیں۔ (عبدالباسط رسولنگری، ثالثة كلية الشريعة)

☆......☆......☆

اعلانِ مسرت

ماہنامہ رُشد میں 'نامہ میرے نام' کے زیرِ عنوان قارئین کے خطوط کی اشاعت کا سلسلہ جاری ہے، آپ بھی **ماہنامہ رُشد** کے مندرجات کا تنقیدی جائزہ لے کر اپنی قیمتی آرا سے ادارہ کو آگاہ کرتے رہیں تاکہ آپ کے مفید مشوروں کی روشنی میں اس کے علمی معیار، کمپوزنگ، ڈیزائننگ اور ٹائٹل کو مزید بہتر بنایا جاسکے۔ ہر قسم کی خط وکتابت اور رُشد کی ترسیل، تبادلہ اور ایجنسی کیلئے اپنا نامہ، منیجر کے نام لکھئے! ...... قارئین کرام سے گزارش ہے کہ **ماہنامہ رُشد** کے معیار کے مطابق اپنا علمی وتحقیقی مضمون اِرسال فرمائیں، پہلی فرصت میں شائع کرنے کی کوشش کی جائے گی، ان شاء اللہ!

(عبدالخالق توقیر، منیجر، موبائل 0346-4608024)